تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ۱/

قیمت سالانہ پیشگی

بیرون ہند

اخبار

ہفتہ میں دوبار

الفضل

قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

نمبر ۸۲ | مورخہ ۱۸ - اپریل ۱۹۲۴ء | یوم جمعہ | مطابق ۱۳ ار رمضان ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور سارا خاندان نبوت بخیریت ہے۔

خان عبد اللہ خان صاحب رمضان المبارک کے فیوض دارالامان رہ کر حاصل کرنے کے لئے مالیر کوٹلہ سے تشریف لے آئے ہیں۔ ان کے علاوہ بیرونجات سے اور بھی کئی ایک دوست آئے ہوئے ہیں۔

جناب چودھری نصر اللہ خان صاحب ناظر خاص عنقریب حج کعبہ کے لئے تشریف لیجانیوالے ہیں اگر کوئی اور احمدی صاحب بھی اس سال جانیوالے ہوں۔ تو چودھری صاحب موصوف کو ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے پتہ پر اطلاع دیں

انسپکٹر جنرل صاحب بہادر محکمہ حفظان صحت پنجاب ۱۶ اپریل کو تشریف لائے۔ نور ہسپتال اور دیگر مقامات کا ملاحظہ فرمایا۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

۹ نئے احمدی

(نوشتہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ ۱۳ جنوری ۱۹۲۴ء)

سالٹ پانڈ سے ۳۲ میل کے فاصلہ پر قصبہ اسی کوما میں ہماری ایک جماعت ہے۔ بدقسمتی سے اس کے اندر بعض تنازعات پیدا ہو کر دینی امور کی انجام دہی میں حارج ہونے لگ گئے تھے۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۲۳ء عاجز اسی کوما روانہ ہوا۔ ۲۷ میل پر ایک اور چھوٹی سی جماعت بیدون نام گاؤں میں رہتی ہے۔ ۲۷۔ دسمبر کا دن اور ۲۸ کی رات اُن کے ہاں گذاری۔ احمدی مردوں اور عورتوں کو نصائح کی گئیں چونکہ جملہ احباب و ممبران جماعت زمیندار پیشہ ہیں بعض دفعہ امور سلسلہ کے سرانجام دینے میں سستی دکھلاتے ہیں۔ انہیں تلقین کی گئی کہ آیندہ کے لئے ہوشیار ہو کر رہیں۔ گاؤں میں عام لیکچر دینے کا ارادہ تھا مگر مجھے چونکہ جلدی اسی کوما جانا تھا۔ لہذا اس ارادہ کو کسی دوسرے وقت کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ گاؤں کے بُت پرست نمبردار اور اس کے کارندہ کو خوب تبلیغ کی گئی ؛

اسی کوما میں ورود

بیدون سے روانہ ہو کر اگلے دن خاکسار بہمراہی مسٹر مکلین جنرل سیکرٹری مشن و ترجمان اسی کوما پہونچا۔ جملہ احباب منتظر تھے۔ اور قصبہ سے باہر تک استقبال کو آئے تھے۔ مگر میں چونکہ مقررہ وقت پر نہ پہنچ سکا تھا۔ وہ واپس قصبہ کو چلے گئے۔

خطبہ جمعہ

مکان پر پہنچتے ہی ایک شخص کے کفن دفن کے متعلق استفسار مانتہ کی تشریح کی گئی۔ خطبہ جمعہ انگریزی میں بہ امداد ترجمان

حسب دستور سابق پڑھا گیا۔ احباب کو پیار و محبت سے رہنے کی تلقین کی گئی۔ اپنی اپنی شکائتیں برائے تصفیہ پیش کرنے کو کہا گیا ؂

امیر اعظم سے ملاقات

گاؤں کا امیر جسے یہاں کی زبان میں آہین (بادشاہ) کہتے ہیں۔ رومن کیتھلک مشن کا تعلیم یافتہ ہے مگر شراب میں مدام مخمور۔ اس سے ملاقات کی گئی مختصر سی تبلیغ کرکے لیکچر میں آنے اور لوگوں کے درمیان اعلان کرنے کی درخواست کی گئی۔ دوستوں کی شکائتیں

احباب کے تنازعات کے فیصلے

سنی گئیں۔ باقاعدہ گواہ طلب کرکے فیصلے صادر کئے گئے۔ اور آئندہ کے لئے پیار و محبت سے رہنے کی تلقین کی گئی ؂

عام بازار میں لیکچر

پانچ بجے شام بازار میں لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ اسی کوما چونکہ فسادوں کی جگہ ہے اور کرسمس کے دن تھے۔ ہر ایک شخص شراب کے نشہ میں مست تھا۔ اس لئے اندیشہ تھا کہ کوئی مخمور لیکچر میں شور نہ ڈالے۔ مَیں نے اپنے نیک دل دوست مسٹر فریزر اسسٹنٹ کمشنر پولیس سالٹ پانڈ سے انتظام کے لئے درخواست کی جس پر انہوں نے فوراً ۲ دو کنسٹبل تھانہ اسی کوما سے بھجوا دئے۔ آہین مع اپنے ملاء کے جلسہ میں موجود تھا۔ بُت پرست۔ عیسائی و غیر احمدی ہر قسم کے لوگوں کا دو تین سو کے درمیان مجمع تھا۔ اللہ کی تائید اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے ۲ گھنٹے سے اوپر لیکچر میں خدائے واحد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح آخر الزمان (علیہ وعلیٰ مطاعہ الصلوۃ والسلام) کی طرف نہایت زور سے کھلے کھلے طور پر سامعین کو دعوت دیگئی۔ بعد از لیکچر چند عیسائیوں کے سوالات کی تشریح بھی کی گئی ؂

اسی کوما سے براکوا

۳۰ دسمبر عاجز اسی کوما سے براکوا گیا۔ وہاں پر ہماری جماعت کے صرف تین دوست ہیں۔ کسی زمانہ میں یہاں بہت سے مسلمان تھے۔ لیکن ان تین کے سوا سب مرتد ہو گئے۔ جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ سلسلہ کے ان علاقوں میں آنے سے قبل موضع مذکور میں ایک مسلمان مر گیا۔ وارثان نے ایک اچھی فراخ قبر اس کے لئے تیار کی۔ مگر ہوسا لوگوں نے جو پورنو شمالی نائجیریا کے باشندے ہیں۔ اور ان علاقوں میں اکثر وہی ملاگیری کا کام کرتے ہیں۔ کہا کہ یہ قبر ٹھیک نہیں اور خود ایک تنگ اور چھوٹی سی قبر کھودی جس میں مردہ داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ اس پر اس کی ہڈیاں وغیرہ توڑ کر اندر داخل کیا گیا۔ اس سے ان لوگوں کو نفرت ہو گئی۔ اور وہ مرتد ہو گئے واللّٰہ اعلم بالصواب۔

ان علاقوں میں لوگ اپنے مردوں کو تابوت میں دفن کرنا پسند کرتے ہیں۔ مگر ہوسا لوگ اس کی اجازت نہیں دیتے۔ اور یہ بات کئی لوگوں کے لئے جو دل سے مسلمان ہونے کو تیار ہیں۔ روک ثابت ہو رہی ہے۔ گو تابوت یا قبر میں دفن کرنا بات ایک ہی ہے۔ جو مر گیا اُسے جہاں چاہو دفن کر دو۔ مگر ایک قومی رواج ہے۔ جسے لوگ توڑ نہیں سکتے۔ اب مجھ سے جب دریافت کیا جاتا ہے۔ تو میں سمجھا دیتا ہوں کہ تابوت ایک غیر ضروری چیز ہے۔ روپیہ ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے ہاں اگر تم آسانی سے اسے خرید سکتے ہو تو اس میں دفن کرنے سے کچھ ہرج نہیں۔ اس سے کئی لوگوں کے دل مائل باسلام ہو رہے ہیں۔ گو ہوسا لوگوں کو منجملہ دیگر وجوہ کے ایک یہ وجہ بھی ہماری مخالفت کی ہاتھ آگئی ہے

براکوا میں لیکچر

۱۱ بجے دن عام بازار میں ایک لیکچر شروع کیا گیا۔ اللہ کے فضل اور اسی کی توفیق سے ڈیڑھ گھنٹہ تک لیکچر و سلسلہ سوالات و جوابات جاری رہا۔ بت پرست عیسائی اور غیر احمدی مرد و زن مع ملا امیر قریہ لیکچر میں حاضر تھے۔ سب نے نہایت اطمینان اور دلچسپی سے لیکچر سُنا۔ کفن دفن کے متعلق سوالات دریافت کئے "تسلی ہو گئی ہے" کہکر مزید غور کرکے اسلام میں داخل ہونے کا وعدہ کیا۔ فالحمد للّٰہ الذی ایدنا بروح القدس ؂

عیسائی لوگ جب حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب کی لعنتی موت سے بچ جانے کا سنتے ہیں تو ان کی حیرانی کی حد نہیں رہتی۔ سفید بالوں والے بڈھے جو بچپن میں عیسائی ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ آج پہلی مرتبہ ہے۔ جو زندگی بھر میں سُنا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر نہ مرے تھے۔

سکول کا ایک چھوٹا بچہ دریافت کرنے لگا کہ ہمیں سکول میں جو یہ سکھایا جاتا ہے کہ باپ۔ بیٹا۔ روح القدس تین ہیں۔ پر تینوں ایک ہیں۔ یہ سمجھ نہیں آتی کہ تین ہو کر ایک کیسے ہو گیا۔ میں نے کہا کہ یہ شکل تم نے ایسی پیش کی ہے جسے میں بھی حل نہیں کر سکتا۔ یہاں کئی عیسائی کھڑے ہیں۔ کسی سے منت کرو کہ تمہیں بھی اور مجھے بھی سمجھا دے۔ اس پر ایک عجیب قہقہہ پڑا۔

نو احمدی

موضع براکوا میں تین بت پرست عورتیں اور ایک مرد اسلام لاکر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور دو غیر احمدی احمدی ہوئے۔ اس سفر میں کل نو ۹ مرد و زن داخل سلسلہ ہوئے۔ جن کے اسلامی نام حسب ذیل ہیں:۔ (۱) سلیمان (۲) آدم (۳) سلیمان (۴) یعقوب (۵) آدم (۶) عبد اللّٰہ (۷) حلیمہ (۸) زینب (۹) فاطمہ۔ اللّٰہ تعالیٰ سب کو استقامت عطا فرمائے۔

برادران وطن کی خدمت

اس غریب الوطنی میں بھی الحمد للہ کبھی کبھی برادران وطن کی مہمان نوازی اور ان کو تبلیغ کا موقع عطا فرما دیتا ہے سندھ کے علاقہ کے چند ہندو تاجر ان علاقوں میں بستے ہیں ادھر اُدھر سے آتے جاتے سالٹ پانڈ میں عاجز کے مکان پر آجاتے ہیں۔ جنہیں جسمانی طعام اور مکان کے علاوہ روحانی طعام و مکان کی طرف بھی دعوت دیجاتی ہے۔ سندھی لوگوں میں چھوت چھات پنجاب کی طرح کی نہیں۔ بہت سی اسلامی باتیں انہیں پائی جاتی ہیں ؂

ضروری اطلاع

معلوم ہوا ہے کہ ایک مبلغ نے خود بخود چندہ کا [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۲۲ء

"خلیفۃ المسلمین" اور مسلمانانِ ہند

حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک خطبہ اور "زمیندار"

۲

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں ترکوں کے متعلق دوران جنگ میں عام مسلمانوں کا رویہ بیان کرنے کے بعد اپنی جماعت کی نسبت فرمایا تھا

"ہم نے بھی انگریزوں کی مدد کی۔ مگر ہم اپنے مذہبی عقیدہ کے رو سے فرض سمجھتے تھے۔ کہ جس حکومت کے ماتحت رہیں۔ اس کی مدد اور اس کی ہمدردی کریں۔ ہم انگریزوں کے ساتھ ہو کر ترکوں سے لڑنے کے لئے گئے۔ مگر خلیفۃ المسلمین سے لڑنے کے لئے نہ گئے تھے"

معاصر "زمیندار" ان الفاظ پر حیرت و استعجاب کا اظہار کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"ہم نے بارہا ان دلائل کو معلوم کرنے کی کوشش کی۔ جن کی بنا پر احمدی بلا تخصیص مذہب بادشاہ وقت کی اطاعت کو فرض سمجھتے ہیں۔ علی الخصوص اس حالت میں کہ اس بادشاہ کا مقابلہ اسلامی طاقت سے ہو۔ لیکن آج تک ہمیں ایک بھی دلیل معلوم نہ ہو گی۔ ایک اولو الامر والی آیت ہے۔ جسے فوراً پیش کیا جاتا ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی "الہند فی المیزان" میں اسی آیت سے اس عقیدے کی توثیق کی ناکام کوشش کی ہے۔ لیکن اس آیت میں خطاب ایمان والوں سے ہے۔ اور اولو الامر منکم کی تخصیص ہے۔ پھر فان تنازعتم فی شیء الخ سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ اس سے مراد صرف مسلمان حاکم ہیں"

ہمیں نہیں معلوم "زمیندار" نے کب اور کتنی دفعہ وہ دلائل معلوم کرنے کی کوشش کی۔ "جن کی بنا پر احمدی بلا تخصیص مذہب بادشاہ وقت کی اطاعت کو فرض سمجھتے ہیں" ہاں اتنا ہم ضرور جانتے ہیں۔ کہ "زمیندار" اور اس کے ہم خیال لوگوں کو اگر طوعاً نہیں تو کرہاً۔ اگر زبان سے نہیں۔ تو اپنے عمل سے۔ اگر دل سے نہیں تو منافقت سے بادشاہ وقت کی اطاعت اور علی الخصوص اس بادشاہ کی اطاعت کہ جس کا مقابلہ "خلیفۃ المسلمین" سے رہا۔ کرنی پڑی۔ اور اس سے سرمو تجاوز کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اور نہ اب ہے۔ کیا ہمارا ہمعصر بتا سکتا ہے کہ اس نے اور اس کے ہمنوا لوگوں نے کب اس حکومت کے احکام کی خلاف ورزی کی۔ جس نے مسلمانوں کے ہی ذریعہ "خلیفۃ المسلمین" سے جنگ کی کب اس کے قوانین کو توڑا اور کب اس کی اطاعت میں نہ رہنے کا عملی طور پر ثبوت دیا۔ اگر کبھی نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو جب اس کے نزدیک اسلام نے ایسی حکومت کی اطاعت میں رہنے کا قطعاً کوئی حکم نہیں دیا۔ تو کیوں آج تک وہ اس کی اطاعت کے جوئے کو اپنی گردن میں ڈالے ہوئے ہیں۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ وہ اسلام کی ایک ایسی تعلیم کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ "زمیندار" کے نزدیک بالکل صاف اور واضح طور پر غیر مسلم بادشاہ وقت کی اطاعت سے روکتی ہے۔ "زمیندار" کا دعویٰ ہے۔ کہ اس نے بارہا ان دلائل کو معلوم کرنے کی کوشش کی۔ جن کی بنا پر ہم احمدی گورنمنٹ کی اطاعت فرض سمجھتے ہیں۔ لیکن اس امر کی اسے ضرورت ہی کیوں پیش آئی۔ کیا وہ خود عملی طور پر اس حکومت کی اطاعت سے منحرف ہو چکا ہے۔ اور موجودہ حکومت کے کسی قانون کا اپنے آپ کو پابند نہیں سمجھتا۔ اگر سمجھتا ہے تو سوء تسلیم کی ایک دلیل۔ اس کا اپنا طریق عمل ہے۔ ہاں اگر اس بارے میں وہ جان بوجھ کر اسلامی تعلیم کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ اور اب بھی کر رہا ہے۔ تو پہلے اسے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ یعنی گورنمنٹ کے کسی حکم کی بھی تعمیل نہ کرنی چاہیئے۔ کسی لا کا اپنے آپ کو پابند نہ سمجھنا چاہیئے۔ اور پھر ہم سے گورنمنٹ کی اطاعت کے دلائل دریافت کرنے چاہئیں۔

کس قدر حیرت اور تعجب کا مقام ہے۔ کہ وہ اخبار جو اپنے سر برآوردہ علماء کے سب سے چوٹے فتوی کے خلاف گورنمنٹ کی عدالتوں میں پوری کوشش اور سعی سے اپنے مقدمہ کی پیروی کرتا رہا۔ جس نے آخری عدالت تک اپیل در اپیل دائر کیا۔ اور بالآخر انگریزی عدالت کے اس فیصلہ کو تسلیم کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہ کر سکا۔ کہ ۱۵-۱۶ ہزار روپیہ کی ڈگری ادا کرے۔ وہ ابھی تک ہم سے گورنمنٹ کی اطاعت کے دلائل دریافت کر رہا ہے۔ اور اس حکومت کی اطاعت شعاری کو اسلام کے خلاف بتاتا ہے اور باوجود اس کے اپنے آپ کو اسلام کا فدائی سمجھتا ہے۔ کیا فدائیوں کی یہی شان ہوتی ہے۔ کہ منہ سے کچھ کہیں اور عمل سے کچھ کریں۔ اگر "زمیندار" غور کرے تو اسے معلوم ہو جائے۔ کہ احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں میں ایک بہت بڑا فرق یہی ہے کہ احمدی جو منہ سے کہتے ہیں۔ اس کے مطابق عمل بھی کرتے ہیں۔ لیکن عام مسلمان کہنے کو تو زمین و آسمان کے قلابے ملا دیں گے۔ لیکن کر کے کچھ نہ دکھائیں گے۔ کیا "زمیندار" کو معلوم نہیں کہ تین سو کے قریب سر برآوردہ علماء نے گورنمنٹ کی فوج اور پولیس کی ملازمت کو قطعاً حرام قرار دینے کا فتویٰ شائع کیا تھا۔ لیکن کتنے علماء ہیں جنہوں نے فوجیوں اور پولیس والوں میں اس کی اشاعت کی۔ اور انہیں ملازمتیں ترک کرائیں۔ اور پھر کتنے مسلمان ہیں جنہوں نے اس کی پرپشہ جتنی بھی پروا کی۔ اسی طرح انگریزی عدالتوں کا بائیکاٹ مذہبی فرض بتایا گیا۔ انگریزی سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پانا گناہ قرار دیا گیا حتیٰ کہ ہندوستان میں رہنا ناروا سمجھا گیا۔ لیکن ان سب شقوں کے متعلق عملی طور پر جو کچھ ہوا۔ اس سے

معاصر "زمیندار" ہماری نسبت کم واقف نہیں۔ ایسی حالت میں کیونکر سمجھا جائے کہ وہ بھی کوئی قابل عمل مذہب ہے۔ جس کا دعوےٰ ان مسلمانوں کو ہے۔ "زمیندار" تو یہ سمجھتا ہے۔ بلکہ ہمیں بھی سمجھانا چاہتا ہے کہ مسلمانان ہند کے موجودہ اعمال "صحیح اسلامی اعمال" ہیں۔ لیکن ان کو کون صحیح سمجھے۔ جبکہ وہ صرف منہ سے کہنے کے ہیں۔ عمل کرنے کے نہیں ہیں۔ اور جو اسلام کے لئے باعث عار ثابت ہو رہے ہیں۔ کیونکہ جب مسلمان ان کو مذہبی فرض قرار دیکر پھر ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ تو غیر مذاہب کے لوگوں کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے۔ کہ اسلام ایسا مذہب نہیں۔ جس کے احکام پر عمل کیا جا سکے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسلمانوں کو ان کی گذشتہ اور موجودہ غلطیوں کی طرف توجہ دلا کر اپنے خطبہ میں راہ راست کی طرف دعوت دی ہے۔ جسے "زمیندار" "نمک پاشی" قرار دیتا ہے۔ لیکن وہ بھی معذور ہے۔ کہ اکثر حالتوں میں مریض کی نظر دوائی کے فائدہ پر نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے رنگ و بو اور ذائقہ پر ہوتی ہے۔

جیسا کہ لکھا جا چکا ہے۔ "زمیندار" کو ان دلائل سے آگاہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو موجودہ حکومت کی اطاعت کے متعلق ہیں۔ کیونکہ اس کا اپنا عمل بتا رہا ہے کہ وہ حکومت کی اطاعت ضروری سمجھتا ہے لیکن چونکہ اس نے اپنے مضامین کا زیادہ تر حصہ اسی بحث میں صرف کیا ہے۔ اور اسے ہمارے خلاف سب سے بڑی شکایت یہی ہے۔ کہ ہم موجودہ گورنمنٹ کے کیوں وفادار ہیں۔ اس لئے مختصراً عرض کیا جاتا ہے کہ ہم گورنمنٹ کی اطاعت اور فرمانبرداری محض اس لئے کرتے ہیں۔ کہ اسلام ہمیں یہی حکم دیتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ (۴-۶۳) کہ اے ایمان والو۔ تم اطاعت کرو۔ اللہ اور اس کے رسول کی اور اس کی جو تم پر حکمران ہو پھر فرماتا ہے۔ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ (۱۶-۹۲) کہ اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے عدل کا۔ احسان کا۔ قرابت والوں کو دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی۔ بدی اور بغاوت سے۔

پس جبکہ ایک طرف اپنے حکمران کی اطاعت کا حکم ہے۔ اور دوسری طرف بغاوت سے منع کیا گیا ہے اور پھر تمام انبیاء کرام کا اسوہ موجود ہے۔ کہ ان میں سے کسی نے سخت سے سخت مشکلات اور تکالیف کی حالت میں بھی حکومت وقت سے بغاوت نہیں کی۔ بلکہ یا تو اس کے احکام مانتے رہے ہیں۔ یا اس کا ملک چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ تو اب کسی مسلمان کے لئے یہ کیونکر جائز ہو سکتا ہے کہ حکومت وقت کی اس کے ملک میں رہتے ہوئے وفاداری اور اطاعت شعاری نہ کرے۔

معاصر "زمیندار" کہتا ہے۔ کہ

"بلا تخصیص مذہب بادشاہ وقت کی اطاعت کے فرض ہونے کے دلائل کے مطالبہ پر ہماری طرف سے صرف یہی آیت پیش کی جاتی ہے۔ حالانکہ اس میں بھی "منکم" کی تخصیص ہے" جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ "اس سے مراد صرف مسلمان حاکم ہیں"۔

اس کے متعلق ہماری عرض یہ ہے۔ کہ ماننے والوں کے لئے تو قرآن کریم کی ایک آیت بھی کافی ہوتی ہے۔ اور نہ ماننے والوں کے لئے خواہ بیسیوں آیات میں ایک حکم دوہرایا جائے۔ تو بھی کچھ اثر نہیں رکھتا۔ اس لئے اس حکم کو اس وجہ سے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ صرف ایک آیت میں آیا ہے رہی یہ بات کہ "منکم" کے الفاظ نے صرف مسلمان حاکم کی اطاعت کی تخصیص کر دی ہے۔ اور اس طرح غیر مسلم حاکم کی اطاعت سے اسلام روکتا ہے اگر اس کا یہی "صاف اور واضح" مطلب ہے۔ تو بتایا جائے کہ ہندو مسلمان گورنمنٹ انگریزی کے قبضہ سے ہندوستان کو نکال کر جو "سوراجیہ" قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں ہندوؤں کا بھی کوئی حصہ ہوگا۔ یا نہیں۔ یعنی جب "سوراجیہ" مل جائیگا۔ تو کوئی ہندو بھی حکمراں ہوگا۔ یا سب کے سب حاکم مسلمان ہونگے اگر انگریزوں کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کی سلطنت قائم ہو جائے گی۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن اگر ہندو بھی حکومت میں برابر کے نہیں بلکہ حصہ کثیر کے شریک ہوں گے۔ تو پھر مسلمان اس حکومت کی اطاعت کریں گے یا نہیں۔ اگر کریں گے تو یہ "منکم" کی اس تخصیص کے خلاف ہوگی۔ جو بالفاظ "زمیندار" یہ ہے۔ کہ "اس سے مراد صرف مسلمان حاکم ہیں"۔ اور اگر نہیں کریں گے۔ تو ہندوؤں سے ملکر موجودہ گورنمنٹ کی بجائے "سوراجیہ" قائم کرنے کی کوشش کا کیا فائدہ۔ اور گورنمنٹ انگریزی کے خلاف شور و شر پیدا کرنے سے کیا حاصل۔ اس صورت میں کیوں ابھی سے ہندوؤں کے خلاف کارروائی نہیں شروع کر دی جاتی۔ اور کیوں خالص اسلامی سلطنت قائم کرنے کی سعی نہیں کی جاتی۔

پھر ہم کہتے ہیں کہ "منکم" کے یہ معنی لے کر کہ جو "تم میں سے" حاکم ہو۔ اس کی اطاعت کرو۔ مسلمان اسلامی حکومت کے قائم ہو جانے کی صورت میں بھی امن میں نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ اس تخصیص کے رو سے ہر قوم اور ہر ذات کے مسلمان کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب تک ہماری قوم میں سے ہمارا حاکم نہ بنایا جائیگا۔ ہم اس کی اطاعت نہیں کرینگے۔ کیونکہ اسلام کی تعلیم یہ بتائی گئی ہے کہ جو "تم میں سے" حاکم ہو۔ اس کی اطاعت کرنا ایسی صورت میں کیا کیا جائیگا۔ اور کیونکر ان لوگوں کو "منکم" کا مطلب "ہر ایک مسلمان" بتایا جائے گا۔

یہ اور اسی قسم کی اور کئی مشکلات ہیں۔ جو "منکم" کے معنی "تم میں سے" کرنے کی صورت میں پیش آتی ہیں۔ اور جن کا قطعاً کوئی حل ان لوگوں کے پاس نہیں ہے۔ جو یہ معنے کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں یا تو منکم کے معنے کوئی اور کرنے پڑیں گے۔ یا یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔

اسلام کی یہ تعلیم ناقابل عمل ہے۔ لیکن دوسری صورت کوئی شخص مسلمان کہلاتا ہوا قبول نہیں کر سکتا۔ اسلئے صورت اول ہی اختیار کی جائیگی اور جبکہ عربی زبان میں مِن بمعنی علیٰ آتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں بھی اس کی مثال موجود ہے۔ ونصرنٰہ من القوم الذین کذبوا بآیٰتنا (۲۱-۷۷) اور ہم نے مدد دی اس قوم کے لوگوں پر جو کہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے۔ تو اولی الامر منکم کے یہ معنے ہونگے کہ جو تم پر حاکم ہو۔ اس کی اطاعت کرو۔ اور جیسا کہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے۔ یہ فرما دیا۔ کہ بغاوت نہ کرو۔ بغاوت حکومت کے مقابلہ میں ہی کی جاتی ہے اور یہ عام حکم ہے۔ اس میں یہ نہیں کہا گیا کہ مسلمان حکومت کے خلاف بغاوت نہ کرو۔ اور غیر مسلم حکومتوں کے مقابلہ میں بغاوت کر لیا کرو۔ پس اسلامی تعلیم یہی ہے۔ کہ جب تک کسی حکومت کے ماتحت رہو۔ اس کی اطاعت کرو۔ اور اگر اطاعت کرنا نہیں چاہتے۔ تو اس ملک کو چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ۔ ہم اسی تعلیم کے مطابق گورنمنٹ انگریزی کی اطاعت کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔ جو لوگ صرف مسلمان حکام کی اطاعت کرنا اسلام کا حکم قرار دیتے ہیں۔ وہ اپنے قول اور فعل کو دیکھیں۔ کہ ان میں کس قدر تضاد اور تخالف ہے۔

گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری کی بحث کے سلسلہ میں ہی "زمیندار" لکھتا ہے۔

"مرزا صاحب کبھی کبھی یہ بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ انگریزوں نے ہمیں کامل مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ اس لئے ان کی مخالفت جائز نہیں ہے"

اس پر طول طویل خامہ فرسائی کی گئی ہے لیکن گورنمنٹ کے متعلق ہمارے نقطہ خیال کو سمجھنے میں یا تو "زمیندار" خود دھوکہ خوردہ ہے یا دوسروں کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ "انگریزوں نے ہمیں کامل مذہبی آزادی دے رکھی ہے" بلکہ یہ کہتے ہیں کہ انگریزوں نے جس قدر مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ اتنی آزادی مسلمان کہلانے والی سلطنتوں میں بھی نہیں ہے واقعات ماضی اور حالات گذشتہ کو جانے دیجئے۔ "حکومت انگورہ" نے ابھی رمضان میں وعظ و نصیحت کرنیوالے اپنے علماء کے متعلق جو اعلان کیا ہے۔ اسی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہاں مذہبی آزادی کا کیا حال ہے۔ اور جب یہ سلوک اس سلطنت کا اپنے علماء سے ہے۔ تو اپنے خیالات سے اختلاف رکھنے والوں کے متعلق ان کا کیا رویہ ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں دیکھئے۔ انگریزوں کے دارالسلطنت لنڈن میں ہر ایک مذہب و ملت کے مبلغوں کو کھلے طور پر وعظ و تبلیغ کی اجازت ہے۔ اور عیسائیت کے گھر میں عیسائیت کی تردید کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ ہمارے مبلغ وہاں کئی سال سے تبلیغ اسلام کر رہے ہیں۔ اور عیسائیوں کو مسلمان بنا رہے ہیں۔

یہ وہ مذہبی آزادی ہے جو گورنمنٹ انگریزی نے دے رکھی ہے۔ اور اس کی حقیقت اور قدر وہی جان سکتا ہے۔ جسے مذہب سے تعلق ہو۔ اور جو مذہب کو دنیاوی باتوں پر ترجیح دیتا ہو۔

"زمیندار" اس اظہار حقیقت پر بہت جھنجھلایا ہے۔ کہ دنیا کو ہندوستان کی طرف خدا تعالیٰ کی مخفی انگلی متوجہ کر رہی ہے۔ تاکہ وہ حضرت مرزا صاحب کی قدر سمجھ سکے لیکن کسی کو اس پر برافروختہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ جو لوگ زندہ ہونگے وہ دیکھینگے کہ خدا تعالےٰ اپنا یہ منشا کس طرح پورا کرتا ہے۔ ہاں اس وقت اگر کوئی دیکھنا چاہتا ہے۔ تو وہ یہ دیکھے۔ کہ آسمان اور زمین حضرت مرزا صاحب کی قایم کردہ جماعت کی تائید کس طرح کر رہے ہیں۔ "خلیفۃ المسلمین" کے واقعہ کو ہی لے لیا جائے۔ اس کی خلافت کا کس قدر غلغلہ تھا۔ کس قدر اس سے عقیدت اور اخلاص ظاہر کیا جاتا تھا۔ کس قدر اس کے ہمدرد اور ہوا خواہ کہلاتے تھے۔ کس قدر اس کے استحکام کیلئے زور اور قوت صرف کی جا رہی تھی لیکن اس کا انجام کیا ہوا۔ نہ "خلیفۃ المسلمین" رہے۔ اور نہ ہی خلافت رہی۔ یہ کیوں ہوا۔ محض اسلئے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت مرزا صاحب کے ذریعہ دنیا میں جو حقیقی خلافت قایم کی ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی نام کی خلافت بھی تختہ عالم پر نہ رہے۔ ورنہ خلافت ترکی کے اس طرح ملیا میٹ ہونے کے جو سامان خدا تعالےٰ نے پیدا کئے۔ ان کی اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

یہ منجملہ بے شمار واقعات کے ایک واقعہ ہے۔ دیدہ بینا رکھنے والے دیکھیں۔ اور قلب سلیم رکھنے والے غور کریں۔ اس قسم کے واقعات کی روشنی میں اگر احمدیت کے مستقبل کو دیکھا جائے۔ تو ہر ایک شخص کو اپنی بینائی کے موافق اس عظیم الشان مینار ترقی کی جھلک نظر آ سکتی ہے۔ جس تک خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم سے جماعت احمدیہ پہنچے گی۔ اور ضرور پہنچے گی۔ مخالفین خواہ کچھ کر لیں۔

کمالی گولہ ٹرکی کے جگر پر

مندرجہ بالا مضمون میں ہم لکھ آئے ہیں کہ "خلیفۃ المسلمین" کے معزول اور خلافت کو منسوخ کرنیکے خدا تعالےٰ نے جو اسباب پیدا کئے۔ وہ بالکل غیر معمولی اور نہایت ہی حیرت انگیز ہیں۔ اور انکی نوعیت ہی بتاتی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنے خاص منشا اور ارادہ کے ماتحت ترکوں کو ایسا کرنیکی ہمت دی ہے۔ اسکا اندازہ بحالی اسباب سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ترکان احرار نے یہ قدم اسوقت اٹھایا ہے جبکہ خلافت کے نام پر انہیں لاکھوں روپے مل رہے ہیں اور "خلیفۃ المسلمین" کیوجہ سے تمام دنیا کے مسلمانوں کی ہمدردی حاصل تھی وہاں وہ اس غم و غصہ سے بھی ناواقف نہ تھے جو ان کے خلاف مسلمانان عالم میں پیدا ہو رہا تھا۔ مگر باوجود اسکے انہوں نے وہی کیا جو خدا تعالےٰ چاہتا تھا۔

ذیل میں ایک نہایت مقتدر شخص حضرت علامہ شیخ عبدالعزیز چاولیس کے مضمون سے چند فقرات درج کئے جاتے ہیں۔ جن سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ترکوں کے مجاہد اعظم کے خلاف کس قدر رنج و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

علامہ موصوف لکھتا ہے۔

"اگر مصطفےٰ کمال ان واقعات کے بعد مرجاتا تو تواریخ کے صفحات میں شہدائے صالحین زعمائے مجاہدین اور فاتحین عظام کا مقام دوام و بقائے غیر فانی حاصل کر لیتا بلکہ عہد حاضر کی تاریخ اسلام میں اس کو وہ جگہ حاصل ہوتی اور جس وقت ہم نپولین واشنگٹن صلاح الدین ایوبی کا تذکرہ کرتے تو ہماری زبانیں اسکے ذکر سے بھی مشرف ہوتیں۔ لیکن خدا کی مرضی یہ نہ تھی اسنے یہی پسند کیا کہ مصطفےٰ کمال عداوت ترکیہ کے

چاہئے ہمیں دھکیل رہے ہیں۔ ہمارے پروردگار ہمیں ان بیوقوفوں کے فعل کی ذمہ داری سے بچا۔ اور تو ارحم الراحمین ہے۔"

حضرت مسیح موعود کی نبوت

اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ ہمارے غیر مبایع دوست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے نبوت کے برخلاف توضیح مرام سے ایک ٹکڑا عبارت کا پیش کرکے اس بات پر زور دیا کرتے ہیں کہ حضرت صاحب نے بحوالہ قول حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مسیح موعود کے لئے نبوت شرط ہی نہیں ٹھہرائی تو نبوت کا دعویٰ کس طرح کر سکتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ کہنا پوری عبارت پر غور و تدبر نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ اگر تقویٰ اللہ کو مدنظر رکھ کر ساری عبارت پر غور و تدبر کیا جاوے تو ثابت ہوگا کہ حضرت اقدس کی کتب سے نبوت کی جو حقیقت اور ماہیت ثابت ہوتی ہے۔ اور اپنے منصب نبوت کی جو تشریح حضور نے شروع سے آخر تک کی اپنی تمام تحریروں اور تقریروں میں کی ہے۔ وہ معنی بالکل وہی حقیقت ہے۔ جو حضور اقدس نے اس عبارت میں بیان فرمائی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں۔

توضیح مرام کا حوالہ

"اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے۔ کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیئے۔ کیونکہ مسیح نبی تھا۔ تو اس کا اول جواب تو یہی ہے۔ کہ آنیوالے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولےٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے۔ کہ وہ ایک مسلمان ہوگا۔ اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا۔ اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کریگا۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ اور مسلمانوں کا امام ہوں (گویا حضرت صاحب نے یہاں صحیح بخاری کی حدیث اما مکم منکم کے معنے بیان فرمائے ہیں) ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ یہ عاجز خدا تعالےٰ کی طرف سے اس امت کیلئے محدث ہوکر آیا ہے۔ اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کیلئے نبوت تامہ نہیں۔ مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اسپر کھولے جاتے ہیں۔ اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔ اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے۔ اور بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہوکر آتا ہے۔ اور انبیاء کی طرح اسپر فرض ہوتا ہے۔ کہ اپنے تئیں باواز بلند ظاہر کرے اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ اور نبوت کے معنے بجز اس کے کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں" (توضیح مرام صفحہ ۱۵۹)

اس عبارت میں حضرت صاحب نے ایک اعتراض نقل فرماکر اس کا جواب دیا ہے۔ ہر ایک طالب حق کیلئے پہلے اعتراض پر غور کرنا چاہیئے۔ اور پھر اس کے جواب پر اعتراض یہ اٹھایا گیا ہے۔ کہ چونکہ مسیح علیہ السلام نبی تھے۔ ان کا مثیل بھی نبی چاہیئے۔ حضرت صاحب نے اس کے جواب کے دو حصے کئے ہیں۔ پہلے حصہ میں صحیح بخاری کی حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ مسیح موعود بروئے فرمودہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم "امامکم منکم" ایک فرد امتی تابع شریعت فرقانی ہونا چاہیئے لہذا پہلا مسیح نہیں آسکتا۔ کیونکہ نبی ہوکر پھر امتی کہلانا محال ہے۔ اور ایسا ہی کوئی دوسرا ایسا مسیح بھی بحیثیت مستقل نبی براہ راست ہونے کے آنا محال ہے۔ کیونکہ پھر اس کا بھی امتی بننا یعنی ایمان کی حقیقت اور معرفت دوسرے نبی کی معرفت حاصل کرنا ایک تحصیل حاصل ہے۔ اور یہ بھی ممتنع ہے۔ پس حضرت اقدس نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ "آنیوالے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔ اس سے مراد نبوت مستقلہ ہے۔ خواہ تشریعی ہو یا غیر تشریعی۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اکثر لوگ امتی کی حقیقت سے ناواقف محض ہوتے ہیں۔ چہ جائیکہ ان کو نبوت کی حقیقت کا علم ہو۔ پس اس مسئلہ کے سمجھنے کے لئے پہلے امتی کی حقیقت معلوم ہونی چاہیئے۔ تب آسانی سے سمجھ میں آجائے گا۔ کہ حضرت صاحب نے جو یہ فرمایا۔ کہ "آنیوالے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولےٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا۔ کہ وہ ایک مسلمان ہوگا۔ اور عام مسلمانوں کے موافق شریعت فرقانی کا پابند ہوگا... الی آخرہ"

امتی کی حقیقت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے امتی کی حقیقت اس طرح بیان فرمائی ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۹۲ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم

"پھر ہم اپنے پہلے مقصد کی طرف رجوع کرکے کہتے ہیں۔ کہ یہ بالکل غلط اور دھوکا کھانا ہے۔ کہ حدیثوں میں مسیح موعود کے بارے میں نبی کا نام دیکھکر یہ سمجھا جائے۔ کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔ کیونکہ انہی حدیثوں میں اگرچہ آنیوالے عیسےٰ کا نام نبی رکھا گیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ایک ایسی شرط لگا دی گئی ہے۔ کہ اس شرط کے لحاظ سے ممکن ہی نہیں۔ کہ اس نبی سے مراد حضرت عیسیٰ اسرائیلی ہوں۔ کیونکہ باوجود نبی نام رکھنے کے اس عیسیٰ کو انہیں حدیثوں میں امتی بھی قرار دیا ہے۔ اور جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا۔ وہ بداہت سمجھ لے گا۔ کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔ کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں کہ جو بغیر اتباع آنحضرت اور قرآن شریف کے محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اسکو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسا خیال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کرنا کفر ہے۔ کیونکہ گو وہ اپنے درجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسے ہی کم ہوں۔ مگر نہیں کہہ سکتے۔ کہ جب تک وہ دوبارہ دنیا میں آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل نہ ہوں تب تک نعوذ باللہ وہ گمراہ اور بے دین ہیں۔ یا وہ ناقص ہیں۔ اور ان کی معرفت ناتمام ہے"

ناظرین کو بخوبی سمجھ آگیا ہوگا۔ کہ حضرت صاحب کا مسیح موعود کیلئے مسلمان ہونے اور شریعت فرقانی کے پابند ہونے پر زور دینے سے کیا مطلب ہے۔ صرف یہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بباعث مستقل

لوگ موتیوں کے سرمہ کو پسند کرتے ہیں

اسلئے کہ یہ مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اوّل کا مجرب نسخہ ہے جنکی طبی قابلیت کا لوہا اپنے و بیگانے سب مانتے ہیں جسمیں موتی و جمیرا وغیرہ قیمتی اشیاء پڑتی ہیں۔ اور کارخانہ نور نے بڑی محنت و شوق و اہتمام سے تیار کرایا ہے۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ خارش چشم۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھندلا پڑ بال۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اس کے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک جو سال بھر کیلئے کافی ہے۔ مزید اطمینان کے لئے ایک تازہ شہادت ملاحظہ فرمایئے:-

ایک ہیڈ کلرک کی شہادت:- جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب ہیڈ ریکارڈ کلرک ٹریفک منیجر لکھتے ہیں۔ کہ میری آنکھوں میں انجن کا کوئلہ پڑ گیا تھا۔ وہ نکل تو گیا تھا۔ مگر تمام دن پانی بہتا رہا۔ اور آنکھ سرخ ہوگئی میں نے صرف تین سلائیاں آپکے سرمہ کی آنکھوں میں لگائیں صبح پانی بہنا بند ہوگیا۔ اور سرخی

حب اٹھرا محافظ جنین

حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل کی طبی قابلیت کا لوہا دوست اور دشمن سب مانتے ہیں۔ آپ کا یہ مجرب نسخہ ہے۔ جو حسب ذیل امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے (۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) یا جن کے بچے پیدا ہو کر مرجاتے ہوں (۳) یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں (۴) یا جن کے گھر میں اسقاط کی عادت ہوگئی ہو (۵) یا جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں (۶) یا جن کے بچے کمزور اور بدصورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے گودھری گولیوں کا استعمال کرنا اشد ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ چھ تولہ تک خاص رعایتاً ۳ تولہ تک محصولڈاک معاف۔

المشتہر

نظام جان۔ عبدالصمد جان دواخانہ معین الصحت قادیان۔ ضلع گورداسپور

ضرورت

مجھے ایک لائق دیندار احمدی ضعیفہ کی میری اہلیہ کے تنہا ہونے کے باعث ساتھ رکھنے کے لئے ضرورت ہے۔ کام کاج بالکل ہی مختصر ہے۔ دراصل ضرورت کام کے لحاظ سے نہیں ہے۔ بلکہ تنہائی میں محض ساتھ رہنے کے خیال سے ہے۔ حاجتمند مجھ سے فوراً شرائط طے کرلیں۔ ضعیفہ کے ساتھ کوئی چھوٹا بچہ بھی ہو۔ تو مضائقہ نہیں۔ احباب سے بھی گذارش ہے۔ کہ کسی ایسی عورت کا خاکسار کیلئے بندوبست کراکر عنداللہ ماجور ہوں:-

پتہ

محمد یوسف احمدی۔ اسسٹنٹ کیمسٹ سیمنٹ ورکس ڈاکخانہ کیمور سی۔ پی۔ براہ امدرا۔ ای۔ آئی۔ آر

Mohammad Yusuf Assistant Chemist. C. P. Portland Cement Co Ltd, P.O. Kymore. C.P. via Amdara E.I.R

تجرید بخاری

مع اصل عربی و ترجمہ اردو

مؤلفہ امام حسین بن مبارک زبیدی المتوفی سنہ ۹...ھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح الصحیح احادیث کا نایاب گنجینہ نہایت دعمی اہتمام کے ساتھ خوشخط و صحیح چھپ کر تیار ہے۔ بغداد میں امام بخاری اور تمام راویان تجرید کے جستہ جستہ حالات تمام احادیث تجرید کے عنوان قایم کرکے انکی فہرست اسطرح دی گئی ہے۔ کہ ہر ایک شخص ہر مطلب کی احادیث آسانی سے نکال سکے۔ اس کے بعد اصل کتاب کے ایک کالم میں متن اور اس کے بالمقابل اردو ترجمہ۔ یہ مبارک کتاب ہر مسلمان کے گھر میں ہونی چاہیئے۔ فرمائش آج ہی بھیج دیجئے۔ تاکہ طبع ثالث کا منتظر نہ رہنا پڑے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب کاغذ سفید۔ حجم ... ۱۰۰ صفحات۔ کتاب مجلد:-

کتاب مجلد قیمت ہر دو حصہ آٹھ روپے:-

محصولڈاک عہ کل للعہ

فیروز اللغات اردو

اس مبسوط لغات میں جو زبدۃ الوقت اردو کے پچاس ہزار لفظوں۔ محاوروں۔ ضرب المثلوں۔ کہاوتوں اور مقولوں کے دو لاکھ سے زیادہ معنے بتائے گئے ہیں اور تقریباً وہ تمام عربی۔ فارسی۔ ہندی۔ سنسکرت و انگریزی وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں۔ جو اس وقت اردو تحریر اور تقریر میں مستعمل ہیں۔ چنانچہ ملکی ادبی۔ اہل الرائے نے اسے زبان اردو میں ایک بے نظیر اضافہ قرار دیا ہے۔ ہز اکسیلنسی گورنر صاحب بہادر نے اس کا ڈیڈیکیشن اپنے نام نامی پر منظور فرماکر پانچسو روپیہ نقد کا اعلیٰ انعام محکمہ تعلیم سے مرحمت فرمایا ہے۔ کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ ہر دو حصے مجلد۔ حجم اٹھارہ سو صفحات کوئی دفتر اور سکول و کالج وغیرہ اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ اردو دان کو اس کی سخت ضرورت ہے قیمت ہر دو حصہ مجلد دس روپیہ عللہ محصولڈاک ایک روپیہ چار آنے

فیروز اللغات عربی

اسمیں سولہ ہزار سے زیادہ قدیم و جدید عربی الفاظ کے سلیس اور مشہور و عام اردو معنی دیئے گئے ہیں۔ اور حسب ضرورت جملے بلکہ ثلاثی مجرد کے ہر مصدر کا باب بھی تحریر ہے۔ طلباء و شائقین کیلئے نہایت کارآمد کتاب ہے۔ اور ہر ایک عربی خوان کو اس کی خریداری ضروری ہے۔ کتاب مجلد حجم ۴۰۰ صفحات۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔ قیمت تین روپے۔ محصولڈاک ۸ر کل للعہ:-

علم التجارت

تجارت کرنے کو تو ہر ایک کا جی چاہتا ہے۔ مگر جب تک اس کے متعلق کافی علم نہ ہو۔ فائدہ کی جگہ الٹا نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کتاب میں اس قدر تجارتی معلومات دی گئی ہیں۔ کہ تاجروں کی دوکانات پر برسوں کام کرنے سے شاید ہی مل سکیں۔ خرید و فروخت کے طریقے تاجروں کے اقوال۔ بہی کھاتہ۔ بک کیپنگ۔ خط و کتابت وغیرہ سب کچھ اس میں درج ہے۔ قیمت عمر

ملنے کا پتہ

مولوی فیروزالدین اینڈ سنز پبلشرز۔ لاہور

دی انڈین گٹ
مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان دارالامان

یہ کارخانہ احمدیوں کے فائدہ کے لئے جاری کیا گیا ہے اس میں نہایت اعلیٰ درجہ کا گٹ ذ[illegible]ت یا تندی تیار ہوتا ہے۔ جسے صرف احمدی تیار کرتے ہیں۔ اور اس کا خام مصالح بھی احمدیوں سے خریدا جاتا ہے۔ ہر ایک شہر اور قصبہ میں جس قدر ٹینس کلب ہیں۔ ان میں اس کارخانہ کے گٹ فروخت کرانے والے احمدی دوستوں کو معقول کمیشن دیا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی احمدی دوست کسی غیر احمدی کو ایجنٹ مقرر کرنا چاہیں۔ تو اپنی ذمہ داری پر انہیں اپنے علاقہ میں مقرر کرنے کا اختیار ہوگا۔

ہمارے کارخانہ میں نہایت ہی عمدہ قسم کے ٹینس ریکٹ بنتے ہیں۔ جسے سمجھدار کھلاڑی دیکھتے ہی ایسا پسند کرتا ہے۔ کہ اسکے سوا کوئی دوسرا ریکٹ استعمال کرنا پسند نہیں کرتا۔ ہمارا ریکٹ تمام کا تمام ولایتی میٹیریل سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ سوائے گٹ کے جو بالکل ولایتی کی مانند ہے۔ اگر آپ اپنے شہر یا علاقہ کیلئے ایجنسی لینا چاہتے ہیں۔ تو اس نادر موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

یہ بھی واضح رہے۔ کہ یہ کارخانہ کسی کی شخصی ملکیت نہیں ہے۔ بلکہ نظارت بیت المال کے متعلق ہے۔

شرائط وغیرہ کیلئے جلد سے جلد مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ دیجئے:۔ خاکسار: مینجنگ ڈائرکٹر دی انڈین گٹ مینوفیکچرنگ کمپنی۔ قادیان۔ دارالامان۔ پنجاب۔

اشتہار

قاعدہ یسرنا القرآن چھپ گیا۔ قیمت ۵ ر۔ اور اس کی طرز کا قرآن کریم قیمت [illegible]۔ آئینہ کمالات اسلام مجلد ہے۔ ازالہ اوہام۔ فتح اسلام۔ توضیح مرام مجلد [illegible]۔ قرآن کریم مترجم شاہ رفیع الدین صاحب [illegible] تمام کتب سلسلہ بالخصوص پنجابی۔ نصیر بک ایجنسی قادیان سے طلب کریں۔

موتی کوڑیوں کے مول

مجھے قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کی طباعت کیلئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اسلئے صرف تھوڑے عرصہ کے لئے حسب ذیل معرکۃ الآراء ۱۵ کتب کاسٹ بجائے ۳ روپے کے ۲ روپے اور محصولڈاک کل ۱۵ آنے کو ملے گا۔ ہندو دھرم کی حقیقت۔ آریہ مذہب کی حقیقت۔ پروفیسر رامدیو کا جواب۔ ہندو دھرم و سوراج۔ تصفیہ گائے۔ وید و قربانی۔ قرآن مجید اور وید۔ باوا نانک کا مذہب۔ ست اوپدیش۔ سکھ و اذان۔ اذان کا گورمکھی ترجمہ۔ گورو کی بانی۔ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر۔ حضرت مسیح موعود کا ذکر۔ جھوک مہدی۔ جلدی درخواست کریں۔

جوہر شفاء نئی زندگی

اللھم انت الشافی

یہ خشک سفوف ہے۔ جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی۔ خشک یا تر بلغم میں خون آتا ہو سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی مفت فی تولہ [illegible] ر علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ پتہ (حکیم دائیں) عزیز الرحمٰن۔ قادر بخش انجنیر قادیان۔ ضلع گورداسپور

مسلمانوں کی امداد کا غیبی فرشتہ

آل انڈیا میوچل مسلم فیملی ریلیف فنڈ ایسوسی ایشن لاہور

سینکڑوں روپیہ کی مستقل آمدنی

ہر شہر اور ہر قصبہ میں مسلمان ایجنٹوں کی ضرورت ہے

سینکڑوں روپیہ کی امداد

ہر مسلم مرد و عورت ممبر ہو کر حاصل کر سکتا ہے ۵ ر کے ٹکٹ بنام جنرل مینجر روانہ کر کے قواعد و ضوابط طلب کریں۔

مقبول و مشہور
محافظ حمل حب اٹھرا

حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب کا مجرب نسخہ حب اٹھرا سے دنیا فائدہ اٹھا رہی ہے۔

اٹھرا کیا ہے

بچے مردہ پیدا ہوں۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ تو اس بیماری کیلئے حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس کے استعمال سے وہ گھر جو بیماری کا نشانہ بن کر پیارے بچوں سے خالی تھے۔ آج خدا کے فضل سے وہ گھر بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ حب اٹھرا مایوس غم رسیدہ صدمہ خوردہ دلوں کی تسکین و سہارا ہے اس کی خوبی کے کئی سارٹیفکیٹ میرے پاس موجود ہیں۔ قیمت فی تولہ عہ ایک بار چھ تولہ منگوانے پر فی تولہ عہ پتہ
دواخانہ رحمانی عبد الرحمٰن کاغانی قادیان گورداسپور

اکسیر تسہیل ولادت

نے تھوڑے ہی دنوں میں اپنی بے نظیر خوبی کی وجہ سے ایک دنیا کو محو حیرت کر دیا ہے۔ حکیم مطلق نے اس مرکب میں وہ تاثیر رکھی ہے۔ کہ جس کے بروقت استعمال سے نہ صرف بچہ نہایت ہی آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ بلکہ وہ درد بھی جو زچہ کو بعد ولادت دو دو تین تین دنوں تک ہوتا رہتا ہے۔ اللہ کے فضل سے بالکل نہیں ہوتا۔ اور نہ بروقت پیدائش کوئی تکلیف ہوتی ہے۔ باوجود اس کے رفاہ عام کی خاطر قیمت صرف دو روپے معہ محصول رکھی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے شفاخانہ میں ہر ایک قسم کی بیماری کا علاج نہایت کوشش سے کیا جاتا ہے۔ اور ہر ایک قسم کی ادویات بھی مل سکتی ہیں۔

ملنے کا پتہ

ڈاکٹر منظور احمد مالک شفاخانہ دلپذیر سلانوالی حال وارد قادیان۔ ضلع گورداسپور

مختصر خبریں

بمبئی۔ ۱۰ اپریل۔ برطانیہ کے بنے ہوئے مال کا مقاطعہ کرنے کی تحریک کے نشر و اشاعت کے لئے صوبہ بمبئی کی مجلس کانگرس نے نو ہزار روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔

لاہور میں ۹ اور ۱۰۔ اپریل کی شام کو گمٹی بازار چھپر والی گلی کی ایک حویلی میں تباہ کن آگ لگ گئی۔ دو عورتیں اور ایک نوجوان لڑکا جل کر راکھ ہو گئے۔ آگ نے تمام حویلی کو معہ اس کے سامان کے جلا کر خاکستر کر دیا۔

لنڈن کی خبر ہے۔ کہ اپریل کی شب کو دارالعوام میں اس مقام پر ایک سخت دردناک حادثہ گذرا۔ جہاں اخبارات کے وقایع نگار بیٹھے تھے۔ مانچسٹر گارڈین کا نامہ نگار بیٹھا لکھ رہا تھا۔ کہ دفعتہً اس پر غشی طاری ہو گئی۔ چند ڈاکٹروں نے موقعہ پر پہونچ کر دیکھا۔ تو معلوم ہؤا۔ کہ حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال ہو چکا ہے۔

پٹنہ۔ ۷ اپریل۔ کی خبر ہے۔ کہ سکھ مندر پٹنہ کے منتظموں نے گوردوارہ پربندھک کمیٹی کو لکھا ہے۔ کہ پانسو آدمیوں کا ایک شہیدی جتھہ صوبجات متحدہ اور بہار سے ہوتا ہؤا پاپیادہ پنجاب پہنچنے کا ارادہ کر رہا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی نے امرت سر میں ایک ہندو کالج کھولنے کی اجازت دیدی ہے۔ اس کا انتظام ہندو سبھا کے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ کالج آئندہ مئی میں کھلے گا۔ اور سیکنڈ گریڈ انٹرمیڈیٹ کالج ہوگا۔

براہ راست کشمیر جانے کے لئے درہ بانیال کی سڑک ۱۵ اپریل کو موٹروں کے لئے اور ۲۱ کو لاریوں کے لئے کھل جائے گی۔

مسٹر اوگلوی کی اپیل بابت ۱۵ ہزار کا آخری فیصلہ ہائی کورٹ میں سنا دیا گیا۔ اخبار "بندے ماترم" کے خلاف دس ہزار روپیہ اور اس کے علاوہ عدالت ماتحت ہائی کورٹ کے خرچ کی ڈگری دیدی گئی۔

یوتمل ۹ اپریل۔ برار پراونشل کانگریس کمیٹی کا اجلاس ہؤا۔ جس میں مسلمان ممبر بھی حاضر تھے۔ برار پراونشل کانگریس کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ کہ برار کا علاقہ نظام کے حوالہ نہ کیا جائے۔

۱۰ اپریل کو دارالعوام میں کرنیل اسیری کے ایک تقریر پر سکاٹس لیبر پارٹی کے اراکین بگڑ گئے اور ایک ممبر مسٹر میکسٹن نے چلا کر کہا۔ "تو کتا ہے" مسٹر ہوجانس نے اس پر اور بھی اضافہ کیا۔ کہ "یہ غلاظت میں لوٹنے والا سؤر ہے" اس کے بعد لات گھونسہ چلنے لگا۔ اور کئی منٹ تک شور و غل اور ہا ہا کار پا رہی۔

مولوی محمد انشاء اللہ خاں صاحب مالک و اڈیٹر اخبار وطن لاہور۔ سرکاری طور پر میونسپل کمیٹی لاہور کے ممبر نامزد کئے گئے ہیں۔

انڈین ڈیلی میل کا نامہ نگار کلکتہ لکھتا ہے۔ سلہٹ کالج کے پروفیسر ایس۔ این سین کی بیوی نے مذہب اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور تبدیلی مذہب کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ ہندو قوم کے رسم و رواج عورتوں کے لئے ظالمانہ اور ناقابل برداشت ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے کلکتہ ہائی کورٹ میں پروفیسر سین کے ساتھ اپنے نکاح کے فسخ کئے جانے کی درخواست کی جسے منظور کیا گیا۔

شملہ ۱۰ اپریل۔ گورنمنٹ انڈیا نے ہندوستانی محافظ حجاج کے عہدہ عارضی طور پر رکھنا قبول کر لیا ہے اور مسٹر محمد یسین کو اس عہدے پر بحال کیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۱ اپریل۔ ہائی کورٹ میں ایک مقدمہ پیش ہؤا جس میں علی دین ابراہیم نامی ایک عرب سوداگر نے میسرز لیونارڈ ڈور نتھل اینڈ برادرز سے موتیوں کی دلالی میں ۹ لاکھ روپے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ غالباً سب سے بڑا مقدمہ ہے۔ جو بمبئی ہائی کورٹ میں پیش ہؤا۔

۸۔ اپریل کی صبح کو دو امریکن لیڈیاں الہ آباد ٹرین سے لکھنؤ اتریں۔ جن کے ساتھ دو عورتیں اور ایک نابالغ بچہ ٹمٹم پر سوار ہو کر امین آباد سے گذر رہے تھے۔ کہ پولیس چوکی پر یکایک ٹمٹم روک لی گئی۔ حسن اتفاق سے ایک عورت کے شوہر بھی موقعہ پر پہونچ گئے۔ پولیس ملزمہ کو حراست میں لے کر کوتوالی لے گئی۔

خیال کیا جاتا ہے۔ مسٹر جانسٹن ۱۵۔ ماہ حال کو نابھہ میں جا کر اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ نہایت سرعت و تیزی سے صحتیاب ہوئے ہیں۔

ڈبلن میں ایک واقعہ سے سنسنی پھیل گئی ہے بیس بائیس مسلح آدمیوں نے قیدیوں کی ایک گاڑی پر حملہ کر دیا۔ مسلح پولیس موقعہ پر پہونچ گئی۔ اور حملہ آوروں کے ساتھ ریوالوروں کی جنگ میں مشغول ہو گئی۔ حملہ آور منتشر ہو گئے۔ بظاہر کوئی شخص زخمی نہیں ہؤا۔ کوئی دو سو سے زیادہ گولیاں چلی ہونگی۔

سڈنی ۱۲ اپریل جنگی جہاز آسٹریلیا کو معاہدہ واشنگٹن کے مطابق سڈنی ہیڈ کے بیس میل کے فاصلہ پر غرقاب کر دیا گیا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ اجلاس آخر مئی ۱۹۲۴ء کو لاہور میں منعقد ہوگا۔ مجلس استقبالیہ بن رہی ہے۔ جس کا دفتر نمبر ۵۰ میکلوڈ روڈ پر سردار حبیب اللہ خاں کے بنگلہ میں ہے۔

مسٹر شوکت علی صدر مجلس خلافت اور مولوی کفایت اللہ صدر جمعیۃ علمائے ہند نے ۱۷ مارچ کو صدر جمہوریت ترکیہ کو جو برقی پیغام بھیجا تھا۔ اس کا ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ اس لئے انہوں نے حسب ذیل برقی تار پھر روانہ کیا ہے۔ آپ کے ہندوستانی بھائی اپنے ۱۷ مارچ کے طویل برقی پیام کے جواب کے منتظر ہیں۔ جس میں یہ دریافت کیا گیا تھا کہ مجلس ملیہ نے کیا کارروائی کی ہے۔ ہم پھر اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنے ترک بھائیوں کے داخلی معاملات میں دخل نہیں دیتے۔ نہ اس پر اصرار کرتے ہیں۔ کہ خلافت کسی خاندان یا فرد واحد کی ملکیت بنا دی جائے۔ مگر ہم عظیم الشان ترکی قوم سے اپیل کرتے ہیں کہ خلافت کے ساتھ تعلق قایم رکھنے کو بالخصوص اصلاح یافتہ اور جمہوری اصول پر قایم شدہ شکل میں اس کو حقیر نہ جانیں۔ مجلس ملیہ نے دیکھ لیا ہوگا کہ ٹرکی کا خلافت کا بار سنبھالنے سے انکار کرنے سے عالم اسلام کو کسقدر ضعف پہنچا ہے۔ صرف ٹرکی ہی عا

باہتمام شیخ [illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible] قادیان [illegible]

اور براہ راست نبی ہونے کے ہرگز ہرگز حدیث نبوی "اما منکم" کے مصداق نہیں ہوسکتے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے متذکرۃ الصدر حوالہ میں ثابت کیا جاچکا ہے۔

نبوت مسیح موعودؑ

باقی رہا یہ کہ پھر مسیح موعودؑ اور کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں۔ سو اس کے لئے دوسرا حصہ جواب پر غور کرنا چاہیئے۔ جو یہ ہے کہ

"ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالےٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے۔ اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں۔ مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔ اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے۔ اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں باواز بلند ظاہر کرے۔ اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں"

اس عبارت میں حضرت صاحبؑ نے اپنے درجہ کے متعلق لفظ تو محدث ہی کا استعمال فرمایا ہے لیکن جو محدث کی تعریف بیان فرمائی ہے وہ نبی کی تعریف ہے۔ اور اسی لئے حضرت اقدس نے خدا تعالےٰ کے سمجھانے سے بعد میں اپنی نسبت لفظ محدث کے استعمال کو ترک فرما دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

"اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنے اظہار امر غیب ہے"

(ایک غلطی کا ازالہ)

اس حوالہ کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہاں لغوی معنوں کا ذکر ہے۔ مگر یہ کس قدر کچا عذر ہے بھلا ایک خدا کے برگزیدہ دینی مصلح کو اس بحث میں پڑنے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی۔ کہ میں لغوی لحاظ سے نبی ہوں۔ اور اصطلاحی لحاظ سے محدث اور اگر فی الواقعہ ضرورت تھی۔ تو لاہور والے اشتہار ۱۸۹۲ء میں یہ اعلان کیوں کیا تھا۔ کہ

"اگر وہ ان لفظوں (جزوی نبی۔ نبوت ناقصہ) سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ کیونکہ کسی طرح مجھکو مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق ڈالنا منظور نہیں"

کیا اب برخلاف اس اعلان کے محدث کو ترک کر کے بجائے اس کے جزوی نبی کا لفظ نہیں۔ بلکہ نبی اور رسول کا لفظ بڑے زور سے لکھا جانا مسلمانوں میں تفرقہ اور نفاق پیدا ہونے کا موجب نہیں رہا؟

ہمارے غیر مبائع دوست اس امر میں ضرور ہی غور فرما دیں۔

کیا مسیح موعودؑ محدث تھے

ماسوا اس کے یہ بھی غور کرنا چاہیئے کہ آپؑ سے پہلے بھی تو دنیا میں محدث گذرے ہیں۔ اسلام میں بھی اور اسلام سے پہلے بھی امتوں میں محدث کی جو تعریف حضرت صاحبؑ نے توضیح مرام کے متذکرۃ الصدر حوالہ میں تحریر فرمائی ہے۔ اگر ان گذشتہ محدثین میں پائی جاتی ہے تو بیشک آپؑ بھی محدث ہیں۔ ورنہ خواہ مخواہ ضد اور ہٹ کرنا مومن کا کام نہیں۔

سب سے پہلے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حالات پر غور کرتے ہیں۔ جو کہ اسلام میں اول المحدثین ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مصدقہ محدث ہیں۔ کیا حضرت عمرؓ نے کوئی عظیم الشان پیشگوئی فرمائی۔ جس سے پتہ لگے کہ ان میں اظہار علی الغیب کی صفت پائی جاتی تھی۔ کیا انہوں نے اس فرض سے سبکدوشی حاصل کی۔ جو حضرت صاحبؑ نے محدث کے لئے لکھا ہے۔ کہ

"انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں باواز بلند ظاہر کرے"

جب ایسا آپؓ کی ذات سے ثابت نہیں تو پھر روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا۔ کہ اصطلاحی محدث میں اظہار علی الغیب کی صفت دخل نہیں پاتی لامحالہ یہی ماننا پڑا کہ اظہار علی الغیب کی صفت کا پایا جانا خاصہ نبوت ہے۔ جو حضرت مسیح موعودؑ میں بمقابلہ دیگر محدثین پائی جاتی ہے۔ اور وہ نبی ہیں۔ چنانچہ خود حضرت اقدس نے بھی اپنی نبوت کا مابہ الامتیاز یہی قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

"غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں۔ اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ کی اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی" حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو تمام محدثین امت سے علیحدہ قرار دیتے ہیں۔ اور امور غیبیہ کی کثرت کے لئے صرف اپنے آپ کو مخصوص قرار دیتے ہیں۔ اسی لئے آپ کو نبی کا نام دیا گیا۔ پس آپ محدث نہیں۔ بلکہ نبی ہیں۔ ہاں امتی نبی ہیں۔

خاکسار
حکیم محمد الدین احمدی از گوجرانوالہ

مارپیٹ کی بیہودہ شکایت

وکیل میں دو نوٹ اس مضمون کے نکلے ہیں۔ اور آخر میں ایک ایڈیٹوریل نوٹ۔ جن میں احمدیوں پر مارپیٹ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ ہمیں بہت افسوس ہے۔ کہ معزز معاصر وکیل نے دوسرے فریق کا بیان سننے کے بغیر ہی رائے زنی شروع کر دی۔ اور ایک ایسی علمی جماعت کو جس نے گزشتہ ۱۸ سال میں اپنے امن پسند ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا۔ خواہ مخواہ متہم کر دیا ہے۔ اسی طرح دوسرے اخبارات بھی کسی فتنہ پرداز نامہ نگار کے جھوٹے مضامین اس بارے میں شائع کرا رہے ہیں۔ غیر احمدیوں کے جلسہ میں جو کچھ ہوا۔ وہ من و عن الفضل میں چھپ چکا ہے۔ اگر اس کا نام بھی وکیل کے نزدیک "متانت" اور "حسب معمول متانت" ہے تو ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ ممکن ہے۔ متانت کے معنے لغات میں بدل دیئے گئے ہوں ؛

۲۔ پھر طرہ یہ کہ لکھا ہے۔ افسران متعینہ کو کہیں بھی اعتراض کا موقعہ نہ ملا۔ حالانکہ ایک مولوی مرتضیٰ حسن صاحب کی تقریر کے دوران میں ہی چار بار ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو اٹھ کر مولوی صاحب کو مخاطب کر کے کہنا پڑا۔ کہ مہربانی کر کے تہذیب سے کام لیں۔

۳۔ یہ بھی لکھا گیا ہے۔ کہ مجسٹریٹ علاقہ نے ان (احمدیوں) سے۔ لاٹھیاں چھین لیں۔ حالانکہ صورت معاملہ یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی جانب سے یہ انتظام تھا۔ کہ وہ عام طور سے جلسہ میں شریک نہ ہوں۔ صرف آٹھ دس مبلغین و علماء احمدیہ کو اجازت تھی کہ وہ جلسہ کی کارروائی سن سکیں۔ ان کے پاس کونسی لاٹھیاں تھیں۔ لاٹھیاں تین چار سو سے زیادہ باہر سے آنے والے دیہاتیوں اور علماء غیر احمدیہ کی بجیج سے پولیس نے جمع کی تھیں ؛

۴۔ یہ کہنا۔ کہ بارہ بجے کوٹھی بند کر دی گئی اور کسی نے کہا ثناء اللہ کہاں ہے۔ اور در اصل یہ لوگ "وکیل کے مولانا ثناء اللہ سے انتقام لینے کو آئے تھے" نہایت مفتریانہ فقرہ ہے۔ قادیان اتنا بڑا شہر نہیں۔ جہاں ایک کو دوسرے کی خبر نہ ہو۔ یہ سب کو معلوم تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ ان کو بھی جلسہ گاہ میں سوائے اپنی تقریر کے وقت اور آدھ گھنٹہ کم و بیش پہلے یا پیچھے موجود نہیں رہتا تھا۔ چہ جائیکہ رات کو جب کہ کوئی باقاعدہ جلسہ بھی نہیں ہوا کرتا تھا اور مولوی ثناء اللہ کا ڈیرہ بھی سب کو معلوم تھا۔ پس جلسہ گاہ میں جا کر یہ پوچھنے کی کہ ثناء اللہ کہاں ہے۔ کیا ضرورت تھی۔ یہ بالکل جھوٹ بات ہے۔ اور معمولی فہم کا شخص بھی اس کی تصدیق نہیں کر سکتا۔

انتقام لینا احمدیوں کا شیوہ نہیں۔ وکیل کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ اپنے علماء کو سمجھاتا جو اپنی تمسخرانہ اور گالیوں سے بھری ہوئی تقریروں سے اپنے عوام الناس معتقدین کو مشتعل کر دیتے تھے۔ جو جا بے جا ادھر ادھر راہ چلتے احمدیوں کو اور ان کے امام مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے عظام کو بغیر بلائے اور مخاطب کئے گالیاں دیتے پھرتے تھے۔ اور احمدی تھے۔ کہ اپنے امام کے حکم کے ماتحت صبر سے کام لیتے رہے ؛

قادیان میں غیر احمدیوں کا جلسہ اور اخبار "زمیندار"

زمیندار ۱۱-۱۲ اپریل میں غیر احمدیوں کے جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے الفضل کے خاص رپورٹر پر نظر عنایت ہوئی ہے۔ جو کچھ فرمایا گیا ہے۔ وہ ہر چند کتنا ہی غیر شریفانہ ہو۔ مگر زمیندار کا معمول ہے۔ اسلئے قابل نوٹس نہیں۔ البتہ اتنا عرض کرنے کی اجازت طلب کی جاتی ہے۔ کہ جو کیفیت جلسہ کی لکھی گئی ہے۔ اگر کسی میں ہمت ہے۔ تو کسی واقعہ کی تردید کرے یا جو الفاظ کسی لیکچرار کی طرف منسوب ہیں۔ ان کی غلط رپورٹ کا پتہ دے۔ پھر یا زمیندار یہ اعلان کر دے کہ مولاناؤں اور علماء کی یہی شان ہے۔ کہ وہ اس قسم کے تمسخر و استہزاء سے کام لیں۔ اور محفل کو بھانڈوں کا تماشہ گاہ بنا دیں۔ اعتراضوں سے ہم نہیں گھبراتے۔ مگر کسی مسئلہ کے خلاف تقریر کرنے کے یہ معنے نہیں۔ کہ شرافت و متانت کو جواب دے دیا جائے۔

زمیندار لکھتا ہے۔ کہ ہمارے امام کو خواب آیا کہ قادیان کے محلات میں آگ لگ گئی ہے۔ اور صبح آگ بجھانے کے لئے پانی کے ڈول اور پیپے رکھوا دیئے ہم کہتے ہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ خدا سے ڈرو اور جھوٹ بولنے سے شرم کرو۔

زمیندار لکھتا ہے۔ مسیو بشیر الدین الہام شائع کر دیتے ہیں۔ کہ آئندہ سال مسلمانوں کا جلسہ دار الامان میں نہ ہو سکے گا۔ اس کے جواب میں بھی صرف اتنا کافی ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین ؛

ہمیں تعجب ہے۔ کہ یہ اسلام کے ستون بننے کے مدعی مخالفت کے جوش میں اس قدر ایمان کے دشمن کیوں بن جاتے ہیں۔ کہ ہر قسم کے کذب و افتراء سے ذرا نہیں جھجکتے۔ (وہی الفضل کا خاص رپورٹر)

اڈیٹر تائید الاسلام کیوں خاموش ہیں

اڈیٹر رسالہ تائید الاسلام نے وفات مسیح کو قرآن مجید کی کسی آیت سے ثابت کرنے کا ہمیں چیلنج دیا تھا۔ اور ساتھ ہی سو روپیہ انعام کا بھی اعلان کیا تھا ہم شروط انعام کے تصفیہ کے لئے اخبار الفضل ۲۹ فروری ۱۹۲۴ء میں مفصل لکھ چکے ہیں۔ مگر آج تک معاملہ صدائے برنخواست کا ہے۔ ہم اڈیٹر صاحب کو یاد دلاتے ہیں۔ کہ وہ اپنے چیلنج پر قائم رہ کر بہت جلد شروط کا تصفیہ مکمل طور پر کریں۔ تاکہ جلد فیصلہ ہو جائے۔

خاکسار

اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل کلاس قادیان دار الامان

گوجرانوالہ میں دیوبند

۲۹-۳۰ مارچ ۱۹۲۴ء کو اہل سنت والجماعت گوجرانوالہ کا دوسرا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام علماء دیوبند کے علاوہ بیسیوں علماء پنجاب بھی موجود تھے۔ نام نہاد انجمن تائید الاسلام گوجرانوالہ کے ماہوار رسالہ میں ہمیں چیلنج دیا گیا تھا کہ ہمارے علماء مولوی انور علی شاہ صاحب استاد الہند و مولوی اشرف علی صاحب تھانوی وغیرہ آنے والے ہیں اگر جماعت احمدیہ کو ہمارے ساتھ فیصلہ کرنا منظور ہو تو اپنے خلیفۃ المسیح مرزا محمود احمد صاحب کو یہاں بلالیں۔ تاکہ ہمارے استاد الہند کے ساتھ مناظرہ ہو جاوے۔ چونکہ پچھلے سال "علماءھم شر من تحت ادیم السماء" کے مصداق علماء نے ہماری طرف غلط عقائد منسوب کرکے عامۃ الناس کو بھڑکایا تھا۔ اس لئے میں نے ایک ٹریکٹ عقائد احمدیہ ماخوذ از کتب حضرت مسیح موعودؑ چھپوا کر تیار رکھا۔ اور شروع میں ہی تقسیم کرکے ان کے وساوس کی ناکہ بندی کردی گو انجمن کے متذکرہ بالا چیلنج کی لغویت ہر عقلمند پر روشن تھی۔ تاہم ہم نے باجازت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو گوجرانوالہ بلالیا اور بذریعہ ایک اشتہار انجمن تائید الاسلام کے چیلنج کی لغویت کا اظہار کرتے ہوئے اہالیان گوجرانوالہ اور علماء کو مطلع کردیا۔ کہ اگر تم میں کوئی شخصیت ایسی ہے کہ جس کا قول و فعل لاکھوں انسانوں کے لئے حجت ہو۔ تو تمہارا یہ مطالبہ بجا ہوگا۔ مگر خدائے رحیم نے تمہارے غازیان اسلام ترکوں کے ہاتھوں تمہارے خلیفۃ المسلمین کو جلاوطن کرا کے خلیفہ کی جگہ خالی کرادی ہے۔ اگر جرأت ہو تو سید انور شاہ صاحب یا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کرکے بمع علماء بیعت کرلو تب ہم حضور خلیفۃ المسیح ثانی کی خدمت میں عرض کریں گے۔ کہ یہ چیلنج منظور فرمالیں۔ اور اگر یہ ناممکن ہے تو آپ ہمارے مولوی صاحب سے ساتھ منصفانہ شرائط مناظرہ طے کرلیں۔

ایک خط مولوی غلام رسول صاحب نے عربی زبان میں لکھا کہ اشتہار کے حاشیہ پر شائع کیا جس میں مولوی صاحب نے مولویوں کو عربی فارسی اردو جس زبان میں وہ چاہیں قرآن و حدیث کے رو سے مناظرہ کی دعوت دی۔ اور بر سٹیج تمام علماء کو وہ اشتہار بھیج دیا گیا۔ اشتہار کیا تھا اس نے تو عصا موسیٰ کا کام دیا۔ کہ ہندوستان کے تمام دیوبند ہوگئے۔ اور کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ تاب مناظرہ لاسکے۔ ہاں ان ہر دو ایام میں سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الف الف صلوٰۃ و سلام کو گالیاں دینے اور ہمارے خلاف اشتعال پیدا کرنے کے کوئی کام نہ کیا۔ پروگرام جلسہ میں گو مختلف مضامین درج تھے۔ مگر جو کچھ ہوا۔ اسے لیکھرام کے دم واپسیں کی طرح مرزا کے لفظ نے وحشت زدہ رکھا۔ اور اس کا تمام وعظ گیا تھا۔ ایک مخبوط الحواس کی ہزلیات۔ اپنی خباثت باطنی کے اظہار میں نمبر اول سادات کیلئے باعث ننگ و عار عطاء اللہ بخاری رہا۔ یہ وہی بد قسمت ہے جس نے حضور خلیفۃ المسیح کے لیکچر بجواب اعلان مسٹر لائڈ جارج سے امرتسر میں شور ڈالا تھا۔ اور پھر تھوڑا عرصہ بعد اسی شہر میں گرفتار ہوکر کیفر کردار کو پہنچ گیا تھا۔ غرضیکہ انہوں نے اپنی زبان سے اپنی بدفطرتی کا اقرار کرتے ہوئے ہر عقلمند انسان سے خراج صد نفریں وصول کیا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی آنکھیں کھولے۔ کہ نور کی دشمنی میں اندھے ہوکر ہلاکت کے گڑھے میں نہ گریں۔ قدم قدم پر ناکامیوں اور نامرادیوں کا منہ دیکھتے ہیں۔ پھر بھی یہ قرۃ خائنین نہیں سوچتے کہ کیا وجہ کہ ہمارے تمام منصوبے خاک میں ہماری تمام کوششیں اکارت۔ تمام تجاویز مسترد اور ہماری تمام دعائیں ہمارے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ جو لنگر ہم ڈالتے ہیں جہاز کو بھی لے ڈوبتا ہے۔ جو پشتہ تیار کرتے ہیں سیلاب اسے بھی بہا لیجاتا ہے۔ اے کاش کہ یہ سرکشی و طغیانی کے طوفان میں ڈوبنے والے کشتی نوح کی طرف متوجہ ہوں بہرحال شیطان علماء پر ایسا مسلط تھا کہ تثلیث کے خلاف تو زبان ہلانے کی جرأت بھی نہیں ہوئی۔ آریوں کا نام پروگرام میں درج تھا۔ مگر انکو بھی مناظرہ کا چیلنج دینے کی علماء کو ہمت نہ پڑی۔ اور امسال اکثر لوگوں نے ان مولویوں کے مواعظ و جماعت احمدیہ کے ساتھ مناظرہ سے فرار کے سبب خوب سمجھ لیا ہے کہ یہ لوگ پیٹ کے بندے اور زبان کے گندے ہیں۔ اور بس

خاکسار مشتاق حسین سکرٹری انجمن احمدیہ گوجرانوالہ

مولوی ثناء اللہ سے چند مطالبات

۱۔ آپ نے اہلحدیث ۲۸ مارچ میں تین مرتدین از سلسلہ حقہ احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے آقائے نامدار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتہام باندھا ہے کہ "بہاء اللہ سے مرزا صاحب قادیانی نے بہت کچھ سیکھا ہے"۔ کیا آپ اس کا کوئی ثبوت پیش کرسکتے ہیں؟ ورنہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مولوی صاحب! کیا یہ وہی اعتراض نہیں۔ جو کفار رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کیا کرتے تھے۔ کہ انما یعلمہ بشر (نحل ۱۴ع) اس کو تو کوئی اور آدمی سکھاتا ہے۔ سچ ہے۔ کذالک قال الذین من قبلہم مثل قولہم تشابہت قلوبہم ہم منتظر ہیں کہ آپ اپنے آپ کو زمرۂ کاذبین سے نکالنے کیلئے وہ بہت کچھ بیان کریں گے جو قرآن مجید میں نہیں۔ اور بہاء اللہ نے بیان کیا ہے اور حضرت اقدس علیہ علیٰ مطاعہ و مطاعنا الصلوٰۃ والسلام نے اس سے سیکھا ہے۔ ورنہ آپ کو قرآن مجید کے فرمان کو مدنظر رکھکر اپنے آپ کو علماء کے اس گروہ سے نکالنا چاہئے جس کے متعلق آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے "من عندھم تخرج الفتنۃ وفیہم تعود"

۲۔ اسی ضمن میں آپ نے لکھا ہے "ایران میں ایک شخص شیخ بہاء اللہ پیدا ہوئے تھے۔ جن کا دعویٰ تھا کہ میں نبی ہوں۔ نبی بھی معمولی نہیں۔ بلکہ نبوت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔" کیا آپ مدعی کے اپنے الفاظ میں یہ دعویٰ دکھا سکتے ہیں۔ کہ "میں نبی ہوں"۔ اگر نہیں۔ تو کیا آپ اس ڈینگ پر نادم ہونگے۔ جو آپ نے جلسہ غیر احمدیان قادیان پر ماری تھی۔ کہ میں بہائی لٹریچر سے بھی خوب واقف ہوں۔ اور بہائی کتب بھی میری الماری میں دھری ہیں۔

۳۔ پھر آپ لکھتے ہیں "ہمارے راوی کا بیان ہے کہ اچھی کافی تعداد قادیان میں بہائیوں کی ہوگئی ہے"۔

مولوی صاحب! کیا آپ اپنے راوی کا نام و پتہ بتاسکتے ہیں؟ امید نہیں کہ آپ بتائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی آپ کے راوی کی حیثیت ان الفاظ میں بتادی ہے "ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم"۔ یقیناً دوسرے لوگوں کو اس پر اعتبار نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یلقون السمع واکثرھم کاذبون"۔ ع

ارضعت من غول الفلا یا ابوالوفا
فنما مالك لا تختشی ولا تتفکر

راقم۔ اللہ دتا جالندھری مولوی فاضل کلاس قادیان دارالامان